تذکارِ شاہِ محبوب



حسیب احمد محبوبی

تذکارِ شاہِ محبوب

مختصر احوال وارشادات:

حضرت خواجہ حاجی صوفی محمد محبوب علی لعل شاہ جلیسری ہرجائی
معروف بہ گھنگروؤں والی سرکار

حسیب احمد محبوبی

۲۹۷.۴۲

م ح ب و ب ی   محبوبی، حسیب احمد (پ: ۱۳جولائی ۱۹۸۹ء)
تذکارِشاہِ محبوب/حسیب احمد محبوبی
نڑالی: مخدومہ امیر جان لائبریری، مارچ ۲۰۱۶ء، ۳۶صفحات
۱-تذکرہ
۲-تصوف-سلسلہ سہروردیہ   ۳-میاں چنوں-خانے وال/پنجاب
ISBN: 978-969-9928-03-1

سلسلہ اشاعت (۴)

TAZKAR E SHAH E MEHBOOB/
HASEEB AHMED MEHBOOBI.- NARALI: MAKHDUMA AMIR-JAN
LIBRARY, MARCH.2016, 36 PP., SERIES OF PUBLICATION(4)
ISBN: 978-969-9928-03-1

ٹائٹل: حسیب احمد محبوبی
طبع اول: مارچ ۲۰۱۶ء
ناشر: مخدومہ امیر جان لائبریری، نڑالی/گوجر خان
قیمت: ۶۰روپے

دست یابی کا پتا :
۱. صاحب زادہ صوفی محمد محبّ علی شاہ محبوبی
آستانہ عالیہ محبوبیہ، نزد بر لب نہر (پل پھٹیاں والا)، چک نمبر: L-۱۵/۴۶، میاں چنوں
۲. فلیٹ نمبر ۱۰، بلاک نمبر ۵۹، کیٹگری V-، سیکٹر ۹/۴-I، اسلام آباد
صوتی رابطہ: +92-315-3311157
برقی پتا: haseebahmed10773@gmail.com

دل اگر دانا بود اندر کنارش یار ہست
چشم اگر بینا بود در ہر طرف دیدار ہست
گوش اگر شنوا بود جز ذکرِ حق کی بشنود
در زبان گویا بود در ہر سخن اسرار ہست

(حضرت سرمد شہید)*

''دل اگر سیانا [عقل مند] ہے تو دوست اس کے پہلو میں ہے، آنکھ اگر دیکھنے والی ہے تو اسے ہر طرف [دوست کا] دیدار ہے. کان اگر سننے والا ہے تو حق کے ذکر کے سوا اسے کچھ سنائی نہیں دیتا اور زبان اگر بولنے والی ہے تو اس کی ہر بات میں راز ہے.''

* رباعیات سرمد، مترجم، محمد سلیم الرحمان، لاہور، نگارشات پبلشرز، ۲۰۰۷ء، ص ۳۵

فہرست

باب سوم

باب چہارم

پیش لفظ

یہ انسانی فطرت ہے کہ جس کے ساتھ اس کا کوئی گہرا تعلق یا رشتہ ہوتو وہ اس کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرنے کا خواہش مند رہتا ہے. اسی لیے اپنے شیخ طریقت حضرت خواجہ صوفی محمد محبوب علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز (اس کے بعد: سرکار) کے احوال حیات جاننے کی آرزو ہمیشہ سے ہی رہتی تھی اور اس متعلق کچھ نہ کچھ جستجو بھی کر ہی لیتا تھا. اپنی حیات مبارکہ میں ہی ایک دن آپ نے فرمایا کہ ۱۹۹۵ء سے اب تک وہ صوفی محمد سرفراز علی شاہ محبوبی کو کچھ احوال قلم بند کرواتے رہے ہیں. سرکار کے ارشاد کے بعد میں نے صوفی محمد سرفراز علی شاہ صاحب سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ انھوں نے احوال جمع کر کے راجہ ماجد حسین محبوبی (حال مقیم: چٹھہ بختاور/اسلام آباد) کو دے دیے تھے اور انھوں نے مشینی کتابت کے بعد اس مسودے کو کتابی صورت میں: **سیرت محبوب العارفین** کے نام سے تیار کرالیا جو ہنوز غیر مطبوعہ ہے. سرکار کے حسب ارشاد راقم الحروف نے اس کا ایک نسخہ حاصل کرلیا تھا. **سیرت محبوب العارفین** کئی بار سرکار کو مکمل پڑھ کر سنائی گئی اور ہر بار سرکار اس میں کچھ نہ کچھ تصحیح فرما دیا کرتے تھے. کچھ عرصے بعد یہ ذمہ داری راقم الحروف کو سونپ دی گئی. اندھے کو کیا چاہیے، دو آنکھیں، سرکار ہر بار تصحیح فرماتے اور میں ہر بار ایک نیا پرنٹ تیار کر کے سرکار کی خدمت میں پیش کر دیتا. ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اسے اب شایع کر دو، مزید جو معلومات ہوں گی وہ دوسرے اڈیشن میں شامل کر لی جائیں گی، لیکن کچھ معاملات کی وجہ سے کتاب شائع نہ کی جا سکی.

کچھ سال قبل استاد محترم جناب حسن نواز شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی، جو ایک محقق ہیں اور مزے کی بات یہ کہ ان کے جد روحانی (خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ) اور راقم الحروف کے روحانی جد (خواجہ صوفی محمد یعقوب علی شاہ) دونوں آپس میں پیر بھائی ہیں. سلسلہ عالیہ سے متعلق بہت سی معلومات اور کتب کا ایک خزانہ ان سے مل گیا. خوشی کی انتہا نہ رہی، اپنے بزرگان کے بارے میں مزید جان کر بہت مسرت ہوئی. استاد محترم نے فرمایا کہ آپ اپنے شیخ طریقت کے احوال پر ان کی اجازت سے ایک مفصل کتاب ترتیب دیں تا کہ ان کے متعلق ایک بہتر کتاب تیار ہو سکے. ۱۰ فروری ۲۰۱۵ء کو سرکار کے پاس بہ مقام میاں چنوں حاضری دی اور اپنا مدعا گوش گزار کیا. سرکار نے بہ خوشی اجازت فرما دی اور

بہت خوش ہوئے.اس دن سے سرکار کے متعلق مزید احوال کی جمع آوری شروع کردی اور فیس بک پہ شذرات کی صورت میں سرکار کے احوال وارشادات بھی پیش کرنا شروع کر دیے.ارادہ تھا کہ سالِ رواں کے آخر کتاب مکمل ہونے پر شایع کردوں گا مگر شاید قدرت کو یہ منظور نہیں تھا کہ سرکار کی سوانح حیات ان کی عین حیات میں شایع ہو.آپ کے احوال کی جمع آوری کا سلسلہ چل رہا تھا کہ اس دوران ۱۶فروری ۲۰۱۶ءکوآپ وصال فرما گئے.سرکار کے وصال کی آخری رسومات میں شرکت کے بعد واپس گھر پہنچا تو دوسرے دن استاد محترم حسن نواز شاہ صاحب فاتحہ کے لیے تشریف لائے اور چلتے وقت فرمایا: آپ اپنے سرکار کے مختصر تعارف پہ ایک کتابچہ ترتیب دیجیے جو ان کے چہلم پہ تقسیم ہو جائے ،اس طور آپ کو مفصل سوانح حیات کی ترتیب میں خاصی آسانی میسر آجائے گی نیز آپ کا غم بھی کچھ کم ہو جائے گا.

الحمد اللہ ! یہ مختصر کتاب تیار تو ہوگئی ہے لیکن یہ سرکار کی باضابطہ ومربوط سوانح عمری نہیں بلکہ گذشتہ چند سالوں میں مختلف اوقات میں آپ سے سماعت شدہ ارشادات اور یاداشتیں جو مختلف کاغذوں اور کاغذ کے ٹکڑوں پہ مرقوم تھیں انھیں محفوظ کرنے اور آپ کے متعلق بنیادی معلومات سے برادرانِ طریقت کو آگاہ کرنے کے لیے ترتیب دے دی گئی ہے.آپ کی زندگی کے درجنوں پہلوؤں پہ ابھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں آپ کے برادران طریقت اور پرانے خلفا و مریدین سے تفصیلی مکالمات کی ضرورت ہے.اس کتاب کو ترتیب دینے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ تمام خلفائے کرام،متوسلین ومریدین سرکار کے متعلق جو کچھ بھی معلومات رکھتے ہیں یا جو جو کچھ ان کے اذہان میں محفوظ ہے وہ مجھ تک پہنچائیں تا کہ آپ کی مفصل سوانح عمری کو بہتر طریقے سے ترتیب دیا جاسکے.اس مختصر کتاب میں ابواب بندی شاید مناسب نہیں لیکن چوں کہ سرکار کی مفصل سوانح عمری اسی اسلوب پر ترتیب دی جارہی ہے اسی سبب احوال کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے.آخر میں برادرم قاسم اقبال جلالی کا بے حد ممنون ہوں کہ انھوں نے سرکار کے مختصر احوال منظوم انداز میں ترتیب دیے. کسی بھی لحاظ سے تعاون کرنے والے تمام احباب کا شکریہ خصوصاً استاد محترم صاحب زادہ حسن نواز شاہ صاحب کا،اگر ان کا تعاون اور رہ نمائی شریک حال نہ ہوتی تو شاید آج یہ کتاب تیار ہی نہ ہو پاتی.

حسیب احمد محبوبی

اسلام آباد

۵/ جمادی الثانی:۱۴۳۷ھ/ ۱۵مارچ ۲۰۱۶ء بہ روز منگل

باب اول

خاندانی پس منظر

خواجہ صوفی محمد محبوب علی شاہ صاحب (اس کے بعد: سرکار) کا تعلق شمالی بھارت کے معروف قبیلے **شیخ منصوری** سے تھا. بھارت کی معروف شمالی ریاستوں: ہریانہ، اتر پردیش اور بہار میں اس قبیلے سے تعلق رکھنے والوں کی اکثریت پائی جاتی ہے. یہ لوگ بول چال میں اردو زبان ہی استعمال کرتے ہیں، البتہ بھارت میں رہائش پذیر ہونے کے سبب اکثر لوگ اچھی خاصی ہندی سمجھتے اور بولتے ہیں. ان کی اکثریت سُنّی (حنفی) ہے. تقسیمِ ہند کے بعد اس قبیلے کے کچھ افراد ہجرت کر کے پاکستان آ گئے تھے اور اب ان کی اکثریت سندھ کے علاقوں (کراچی، حیدرآباد اور میر پور خاص) میں رہائش پذیر ہے. اس قبیلے کی بہت سی ذیلی شاخیں بھی ہیں جو ان شاخوں کے مورثانِ اعلا، کاروبار اور ان کے رہائشی علاقوں کے ناموں سے معروف ہیں. سرکار کا تعلق شیخ منصوری قبیلے کی ذیلی شاخ **غوری** سے ہے.(۱)

والدین

سرکار کے جدِ امجد حضرت بہادر حسین منصوری غوری آگرہ (اتر پردیش) سے ہجرت کر کے جلیسر (ضلع: ایٹہ / اتر پردیش) تشریف لائے اور یہاں حضرت سراج الدین مکی مدنی الحسنی والحسینی کے مدرسے میں رہ کر ان کے زیرِ سایہ تعلیم و تربیت حاصل کی. ایک روز سلسلہ نقش بندیہ کے شیخ طریقت خواجہ صوفی محبوب مدنی لعل شاہ صاحب (مدفون: آستانہ عالیہ جال والا کنواں، سندیلہ، ضلع: ہردوئی / اتر پردیش) کی مدرسے میں آمد ہوئی تو آپ اور آپ کے صاحب زادے حضرت منیر حسین منصوری غوری ان کے دستِ حق پر سلسلہ نقش بندیہ مجددیہ میں بیعت ہو گئے. تقریباً دو سال بعد انہی بزرگ کے مرید و خلیفہ خواجہ صوفی نور محمد لعل شاہ صاحب (مدفون: آستانہ عالیہ جال والا کنواں، سندیلہ، ضلع: ہردوئی / اتر پردیش) جلیسر میں حضرت سراج الدین مکی مدنی کے ہاں رونق افروز ہوئے. اس مرتبہ حضرت منیر حسین کے صاحب زادے حضرت یعقوب علی شاہ صاحب (سرکار کے دادا محترم) اور پوتے حضرت حافظ ایوب علی شاہ صاحب (سرکار کے والد گرامی) ان کے حلقہ مریدین میں داخل ہوئے. اسی موقعے پر حضرت سراج الدین مکی مدنی کے پوتے حضرت حافظ نصر الدین جلیسری (مدفون: قبرستان، لطیف آباد نمبر ۹/ حیدرآباد- سندھ) بھی صوفی نور محمد لعل شاہ صاحب سے دست بیعت ہوئے. بعد ازاں ان تینوں بزرگان کو حضرت صوفی نور محمد لعل شاہ صاحب نے خلافت سے بھی سرفراز فرمایا.

حافظ نصر الدین جلیسری سرکار کے والد محترم کے پیر بھائی اور استاد تھے. ان کے زیر سایہ آپ کے والد گرامی نے صرف ۹ سال کی عمر میں مکمل قرآن پاک حفظ کر لیا اور دو محرابیں بھی سنائی. سرکار کے والد گرامی کے لیے یہ بات باعثِ شرف ہے کہ انھوں نے دہلی کی جامع مسجد میں دو مرتبہ نماز تراویح کی امامت فرمائی اور مکمل قرآن پاک سنایا. گیارہ سال کی عمر میں آپ کی شادی محترمہ کلثوم بی بی (سرکار کی والدہ محترمہ) سے ہوگئی، جن کی عمر اس وقت صرف سات سال تھی. (۲)

مولد

سرکار کا مولد قصبہ جلیسر (ضلع: ایٹہ / اتر پردیش) ہے. **وکی پیڈیا** میں جلیسر کے بارے میں درج ہے:

"Jalesar is a town and a municipal board in Etah District in the Indian state of Uttar Pradesh.It is connected by road to other towns such as Hathras, Etah, Aligarh and it is approx 53 Km from Agra.".**(3)**

جلیسر بھارت کی ریاست اتر پردیش کے ضلع ایٹہ کا شہر اور میونسپل بورڈ ہے. زمینی لحاظ سے یہ دوسرے شہروں سے بھی جڑا ہے، جیسا کہ ہتھراس، ایٹہ، علی گڑھ اور آگرہ سے تقریباً ۵۳ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے.

قبل از ولادت پیش گوئیاں

آپ کی ولادت باسعادت کی پیش گوئیاں بہت سے بزرگان نے کی تھیں. اس کے علاوہ آپ کی دادی صاحبہ اور والدہ محترمہ نے بھی آپ کی ولادت کے متعلق خواب دیکھے تھے. چوں کہ یہ ایک تعارفی کتاب ہے لہذا یہاں ان پیش گوئیوں اور خوابوں کو اختصار کے ساتھ تحریر کیا جا رہا ہے.

حضرت خواجہ نور محمد لعل شاہ صاحب کا ارشاد

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ بزرگ سرکار کے دادا اور والد گرامی کے مرشد طریقت تھے. سرکار کی دادی صاحبہ نے ان بزرگ کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ آپ میرے لیے نامحرم ہیں، میں آپ کی بیعت نہیں کروں گی. اس پر انھوں نے فرمایا: ''تمھاری نسل میں ایک ولی کامل پیدا ہوگا، جو تمھارا محرم بھی ہوگا. جس دن میں اس دنیا سے پردہ کروں گا، اسی دن اس کی ولادت ہوگی. اس کا نام جمالی صفت والا رکھنا، جلالی صفت والا نہ رکھنا، ورنہ وہ جنگلوں میں نکل جائے گا اور تم لوگوں کے ہاتھ نہیں آئے گا، تم انہی سے بیعت ہوگی.'' (۴) سرکار کے والد گرامی فرماتے تھے کہ جس دن میرے شیخ طریقت نے اس جہان فانی سے پردہ کیا، اسی دن میرے گھر صوفی صاحب [سرکار] کی ولادت ہوئی.

سرکار کی والدہ صاحبہ کا خواب

سرکار کی ولادت آپ کے والدین کی شادی کے بیس[۲۰] سال بعد ہوئی. ان بیس سالوں میں آپ کی والدہ صاحبہ کو بانجھ پن کے طعنے اور بہت سی تلخ باتیں برداشت کرنی پڑیں. آپ فرماتی ہیں کہ ان طعنوں اور باتوں کی وجہ سے میں ہر وقت روتی رہتی تھی، اور اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگتی تھی. ایک رات دعا مانگتے مانگتے وہیں میری آنکھ لگ گئی. خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ بیٹی! اللہ کی ذات سے مایوس نہ ہو، ان شاء اللہ جلد اللہ تمھیں ایک نیک سیرت اور روشن ضمیر بیٹا عطا فرمائے گا. یہ بزرگ تین راتوں تک لگاتار آپ کی والدہ صاحبہ کے خواب میں تشریف لا کر آپ کی ولادت کی خوش خبری سناتے رہے.(۵)

سرکار کی دادی صاحبہ کا خواب

ایک رات سرکار کی دادی صاحبہ نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کسی جنگل کی طرف جا رہی ہیں. وہاں کچھ بزرگان فقیرانہ لباس پہنے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہیں ایک طرف سرکار کی والدہ محترمہ بھی تشریف فرما ہیں. کچھ ہی دیر کے بعد آسمان سے کوئی چاندنما روشن چیز اترتی ہے اور بزرگان کے حلقہ میں آ جاتی ہے. تمام بزرگان مل کر اس چاندنما روشن چیز کو سرکار کی والدہ صاحبہ کی جھولی میں ڈال دیتے ہیں. آپ سرکار کی دادی صاحبہ کو بلاتی ہیں اور جیسے ہی وہ روشن چیز ان کی گود میں ڈالتی ہیں تو وہ ایک خوب صورت بچہ بن جاتا ہے. تمام بزرگان خوشی سے فرماتے ہیں، مبارک ہو، مبارک ہو، تمھیں پوتا مبارک ہو.(۶)

بزرگ کا گھر آنا اور گٹی کے لیے میٹھی چیز دینا

سرکار کی دادی صاحبہ کا بیان ہے کہ ایک دن دروازے پر دستک ہوئی. جب دیکھا تو کوئی بزرگ کھڑے تھے. میں نے پوچھا: بابا آپ کو کیا چاہیے؟ وہ فرمانے لگے: ''ہمیں کچھ نہیں چاہیے، بلکہ ہم تو تمھیں پوتے کی خوش خبری سنانے آئے ہیں، [آپ نے کوئی میٹھی چیز دیتے ہوئے فرمایا] یہ رکھ لو، جب تمھارا پوتا پیدا ہوگا تو اسے بہ طور گٹی کھلا دینا، اور اس کا نام: محمد محبوب، رکھنا.'' وہ بزرگ بس اتنی سی بات فرما کر فوراً چلے گئے.''(۷)

حضرت چنے میاں صاحب کی پیش گوئی

جلیسر میں معروف بزرگ حضرت میراں جی سید محمد ابراہیم شہید قدس سرہ العزیز کے دربار کے احاطے میں حضرت چنے میاں صاحب زیر خاک آسودہ ہیں. یہ بزرگ جلیسر کی گلیوں میں پھرا کرتے تھے اور ان پر جذب غالب تھا. سرکار کے والد گرامی فرماتے ہیں کہ جب سرکار کی والدہ محترمہ اُمید سے ہوئیں تو یہ بزرگ روزانہ فجر کی نماز کے بعد ہمارے گھر کے سامنے آ جاتے اور ''**حق اللہ محبوب اللہ**'' کے نعرے لگایا

کرتے تھے .سرکار کی ولادت سے کچھ دن قبل یہ بزرگ آئے اور نعرہ لگاتے ہوئے کہنے لگے: **نور محمد کے روپ میں،محبوب شاہ یہاں آوت ہیں.(۸)**

ولادت باسعادت

آپ ۲۸ اگست ۱۹۳۴ء / ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ، بہ روز منگل حافظ محمد ایوب علی شاہ صاحب (م:۲۹ اکتوبر ۲۰۰۷ء/ ۱۶ شوال ۱۴۲۸ھ) کے گھر شیخ منصوری قبیلے کی شاخ غوری میں پیدا ہوئے.(۹) آپ کی ولادت جلیسر کے محلّہ ٹھگے لان میں ہوئی .اس محلّہ کے قریب واقع سنہری مسجد میں آپ کے والدگرامی چند سال امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ہیں .آپ کے والدگرامی نے اپنے پیر بھائی حافظ نصرالدین جلیسری کو بلوایا اور فرمایا کہ آپ ان کے کان میں اذان دیں .آپ نے سرکار کو اپنی گود میں لے کر ماتھا چوما اور آپ کے کان میں اذان دی ،ساتھ ہی وہ گٹی جو کہ بزرگ سرکار کی دادی صاحبہ کو دے کر گئے تھے ،آپ نے تھوڑی تھوڑی کر کے اپنے دست مبارک سے سرکار کو کھلا دی.(۱۰)والدین کی شادی کے ۲۰ سال بعد آپ کی ولادت کسی بڑی خوشی سے کم نہ تھی .سب نے مل کر اللہ کا شکر ادا کیا اور خوشی میں مٹھائیاں تقسیم کیں .گھر اور خاندان کا ہر فرد بہت خوش تھا اور مبارک باد کا یہ سلسلہ کافی عرصہ تک جاری رہا.

تعلیم

۱۹۳۷ء میں جب آپ کی عمر مبارک ۳ سال ہوئی تو والدین نے آپ کو تعلیم کے لیے فیروز آباد/ اتر پردیش لے جانا چاہا،لیکن آپ نے اپنی پھوپھی (محترمہ دل بری صاحبہ) کے پاس جلیسر میں ہی رہنا پسند کیا اور یہیں محلّہ ہتونڈا کے مدرسہ میں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی. یہ مدرسہ **پنڈت جی کا مدرسہ** کے نام سے مشہور تھا. پنڈت جی مسلمان تھے،البتہ لوگوں میں پنڈت جی کے نام سے معروف تھے.(۱۱)

بچپن

دینی گھرانے میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کا بچپن انتہائی دینی ماحول میں گزرا.کم سنی میں بھی اکثر اوقات تنہائی میں گزارتے تھے .آپ کا اکثر وقت حضرت میراں جی سید محمد ابراہیم شہید قدس سرہ العزیز کے دربار اقدس پر گزرتا تھا.آپ فرمایا کرتے تھے : **نہ جانے کیوں ہمیں یہاں بہت سکون ملتا تھا،جب آ کر بیٹھ جاتا تو واپس گھر جانے کا دل ہی نہیں کرتا تھا،ہمیں ان سے ایک عجیب سی انسیت اور محبت ہوگئی تھی.**

حضرت میر سید خلیل الدین بہاری قدس سرہ العزیز سے ملاقات

یہ بزرگ بارہ ویں صدی ہجری کے ہیں اور ان کا مزار اقدس بھارت کے قصبہ باڑھ (صوبہ: بہار) میں زیارت گاہ خلایق ہے .ان بزرگ سے سرکار کی ظاہری ملاقات یقیناً کوئی روحانی معاملہ

ہے جو کہ اللہ و رسول ﷺ اور بزرگان ہی بہتر جانتے ہیں.

ایک دن حسب معمول آپ حضرت میراں جی سید محمد ابراہیم شہید قدس سرہ العزیز کے مزار پاک پر تشریف فرما تھے کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور آپ سے فرمانے لگے کہ کیا ہم سے دوستی کرو گے ، ان بزرگ کے چہرے میں ایک عجیب سی کشش اور نورانیت تھی. آپ نے فوراً ان کا ہاتھ تھاما اور دست بوسی کی. پھر تقریباً ہر تین یا چار دن کے بعد ان سے سرکار کی ملاقات ہوتی اور یہ بزرگ سرکار کی تعلیم اور تربیت فرماتے تھے. ایک دن سرکار فرمانے لگے کہ بابا جی! آپ سے ہماری دوستی تو ہوگئی لیکن آپ نے ہمیں کبھی اپنا گھر نہیں دکھایا، آپ کہاں رہتے ہیں؟ ان بزرگ نے یہ بات ٹال دی. سرکار وقتاً فوقتاً یہ بات پوچھتے رہتے اور آپ ہر بار ٹال دیتے. ایک دن سرکار نے بہ ضد ہو کر پوچھا تو ان بزرگ نے تمام حقیقت بیان کر دی اور ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اب ہماری اور آپ کی ظاہری ملاقات نہیں ہوگی ، اب ہم صرف روحانیت میں ملاقات کیا کریں گے. سرکار فرماتے ہیں کہ یہ بزرگ حضرت میر سید خلیل الدین بہاری تھے.

ہجرت / مختلف جائے سکونت

قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں آپ بہ راستہ میرپور (آزاد کشمیر) لاہور میں جلوہ افروز ہوئے. انتہائی مختصر قیام کے بعد آپ واہ کینٹ (تحصیل: ٹیکسلا، ضلع: راول پنڈی) منتقل ہو گئے. واہ میں ایک سال رہائش پذیر رہنے کے بعد آپ پھر لاہور تشریف لے آئے اور یہاں فرخ آباد میں آپ کا قیام رہا. اولیاے عظام اور بزرگان دین سے آپ کو بچپن ہی سے لگاؤ تھا. لاہور میں بھی اکثر اوقات حضرت علی بن عثمان الہجویری معروف بہ داتا گنج بخش کے مزار اقدس پر حاضر رہتے. آپ اکثر فرماتے تھے کہ ہمیں پاکستان لانے والے داتا صاحب ہی ہیں. اور وہاں آپ نے پہلا چلّہ کاٹا. لاہور سے ہجرت کر کے آپ ملتان تشریف لے آئے اور پھر حیدرآباد (سندھ) میں جلوہ افروز ہوئے. وہاں تقریباً ۲۰ سال تک آپ کا قیام رہا اور اسی دورانیے میں ایک سال کراچی میں بھی رہے. حیدرآباد سے آپ ملتان تشریف لائے اور محلّہ دری والا (قاسم پور کالونی) میں رہائش اختیار کی ، وہاں آج بھی آپ کی اولاد اور خاندان کے افراد آباد ہیں. ۱۹۸۴ء میں آپ ضلع خانیوال کی تحصیل میاں چنوں میں تشریف لائے اور ابتدائی طور پر ۲۵ چک / جھنڈے والی (بیریوں والا باغ) میں رونق افروز ہوئے. چار سال بعد ۱۹۸۸ء میں میاں چنوں ہی کے چک نمبر L-۱۵/۴۶ (نزد بر لب نہر) میں با قاعدہ خانقاہ کی بنیاد رکھی اور تا دمِ آخر بزرگان سلسلہ کے افکار و تعلیمات کے ابلاغ میں مصروف عمل رہے (یہ زمین آپ کو محمد صادق صاحب نے آستانہ عالیہ کے لیے تحفتاً پیش کی تھی). (۱۲)

فکر معاش/گھنگرووں والی سرکار کی وجہ تسمیہ

آپ اوائل عمری سے ہی گھنگرو بنانے کے پیشے سے منسلک رہے. حیدرآباد میں قیام کے دوران گھنگرووں والی گلی میں آپ کی بھٹّی تھی، جہاں آپ رزق حلال کے لیے کسبِ معاش کرتے تھے. ملتان میں محلّہ دری والا (قاسم پور کالونی) میں آپ کی گھنگرو بنانے کی بھٹّی تھی، یہاں آپ صبح ۳ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک کسب معاش کرتے اور اس دوران اگر اذان ہو جاتی تو فوراً کام روک کر پہلے نماز ادا فرماتے تھے. یہ جگہ آپ کے سسر (محمد اسماعیل صاحب) نے آپ کو دی، البتہ بعد میں سرکار کی زوجہ محترمہ نے اس جگہ کی قیمت ادا کر کے یہ جگہ سرکار کے نام کر دی. (۱۳) اپنے اس ذریعہ روزگار اور پیشے کی وجہ سے آپ کی عرفیت گھنگرووں والی سرکار تھی.

شادی/اولاد

۱۹۷۴ء میں سرکار کے چھوٹے بھائی محفوظ علی شاہ صاحب (مدفون: قبرستان، قاسم پور کالونی/ملتان) کے وصال کے بعد آپ نے اپنے بھائی کے تینوں بیٹوں (محمد طارق علی شاہ، محمد طاہر علی شاہ اور محمد ناصر علی شاہ) کی کفالت کی ذمہ داری لینے کے لیے خاندان والوں کو کہا، جس کے جواب میں سب نے کہا کہ بچوں کی ذمہ داری تو آپ لے لیں گے، لیکن ان کی ماں (یعنی محفوظ علی شاہ صاحب کی بیوہ) کی کفالت کون کرے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ان کی مرضی پوچھ لیجیے، اگر وہ راضی ہیں تو میں ان سے نکاح کرنے کو تیار ہوں. (۱۴) اس سلسلے میں ۳۱ جنوری ۱۹۷۶ء کو سرکار کے والدگرامی نے فرخ آباد (لاہور) سے آپ کے نام ایک خط تحریر کیا، جس میں لکھا تھا: ''......محمد اسماعیل اور ان کی بیوی، محفوظ کی بیوی [بیوہ] کا آپ سے نکاح کرنے کو بالکل مکمل تیار ہیں، اور بہو بھی تیار ہے......اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب کیا اور یہ نکاح بہت جلدی شاید ایک یا دو ماہ کے اندر ہو جائے گا..... '' (۱۵) ۱۰ اپریل ۱۹۷۷ء بہ روز اتوار بہ مقام قاسم پور کالونی (ملتان) محمد اسماعیل صاحب کی بیٹی اور مرحوم بھائی کی بیوہ محترمہ حسین بانو صاحبہ سے آپ کی شادی ہوئی. اللہ نے آپ کو چار بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا.

صاحب زادگان

☆ سجادہ نشین صوفی محمد محبّ علی شاہ (پ: ۱۳ جولائی ۱۹۸۰ء)
☆ صوفی محمد مجیب علی شاہ (پ: ۱۱ جون ۱۹۸۲ء، حال مقیم: قاسم پور کالونی/ملتان)
☆ صاحب زادہ محمد منظور علی شاہ (پ: ۱۹۸۵ء، حال مقیم: قاسم پور کالونی/ملتان)
☆ صاحب زادہ محمد محمود علی شاہ (پ: ۱۹۸۷ء، حال مقیم: قاسم پور کالونی/ملتان)

صاحب زادیاں

☆ارم پیرزادی صاحبہ (مرحوم)

☆ سائرہ بانو پیرزادی صاحبہ

(زوجہ: صوفی محمد سرفراز علی شاہ محبوبی، حال مقیم: قصبہ گجرات، تحصیل: کوٹ ادو، ضلع: مظفر گڑھ)

☆ آرزو پیرزادی صاحبہ

(زوجہ: جناب محمد شیراز محبوبی، حال مقیم: قصبہ گجرات، تحصیل: کوٹ ادو، ضلع: مظفر گڑھ)

☆ رِدا پیرزادی صاحبہ

(زوجہ: جناب محمد شعبان، حال مقیم: اللہ رکھا کالونی، میاں چنوں، ضلع: خانیوال)

باب دوم

روحانی سفروتربیت

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ کے دادا صاحب اور والد گرامی کی نسبت بیعت و خلافت حضرت خواجہ نور محمد لعل شاہ صاحب سے تھی، اور یہ دونوں بزرگان سلسلہ نقش بندیہ مجددیہ کے شیخ طریقت تھے .اس کے باوجود آپ اپنی روحانی منازل طے کرنے میں مسلسل جدو جہد کرتے رہے اور مختلف جگہ سیر وسیاحت، مجاہدات وریاضات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری تھا. آپ فرماتے ہیں کہ بچپن ہی سے کچھ بزرگان روحانی طور پر ہمارے ساتھ رہتے تھے، جو ہماری تربیت اور رہنمائی فرماتے، اس لیے کبھی ظاہری بیعت ہونے کا خیال دل میں نہ آیا. یہاں چند صوفیاے کرام کے اسمائے گرامی درج کیے جاتے ہیں، جن کے متعلق سرکار اکثر وبیشتر ارشاد فرماتے تھے کہ بیعت ہونے سے پہلے ان بزرگان نے ہماری بہت تربیت فرمائی ہے:**(۱۶)** صوفی محمد قدیر میاں (پیل بھیت، ضلع: بریلی، اتر پردیش/ بھارت)، صوفی محمد عابد حسین صاحب (لاہور)، خواجہ صوفی بابا شفیق صاحب الہ آبادی (مدفون: لالو ماچھی گوٹھ قبرستان، حالی روڈ، حیدرآباد / سندھ)، صوفی نذیر حسین صاحب (حیدرآباد/ سندھ)، خواجہ صوفی فقیر محمد شاہ صاحب (ریلوے روڈ، شجاع آباد/ ملتان)، میاں علی محمد معروف بہ میاں ببی شریف (مدفون: پاک پتن)، خواجہ صوفی محمد حفیظ میاں (مدفون: قبرستان، نزد کچی مسجد، لطیف آباد نمبر ۸/ حیدرآباد) اور حافظ نصر الدین جلیسری.

بیعت طریقت:

حضرت صدر الدین بادشاہ (سکھر) کے دربار پر چلہ کشی کے بعد روحانی طور پر آپ کو حضرت خواجہ خضرؑ کے حوالے کر دیا گیا تقریباً تین سال تک خواجہ خضرؑ کی تربیت میں رہنے کے بعد آپ کو حکم ہوا کہ ظاہراً بیعت ہو جائیں، آپ نے فرمایا کہ آپ ہی مجھے بیعت کرلیں، اس پر خواجہ خضرؑ نے فرمایا کہ بس ہمارا اتنا ہی کام تھا، آپ کے مرشد کراچی میں ہیں. **(۱۷)**

حیدرآباد (سندھ) میں قیام کے دوران آپ کی ملاقات جناب حفیظ میاں سے ہوئی، جو حضرت خواجہ صوفی محمد یعقوب علی شاہ (۱۹۱۰ء-۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء، مدفون: حسن مجتبیٰ ٹاؤن، رفاہِ عام روڈ، ملیر ہالٹ/ کراچی) کے خلیفہ تھے .انھوں نے آپ کی مزید تربیت فرمائی اور ۱۹۵۰ء میں جب آپ کے شیخ طریقت حیدرآباد تشریف لائے تو سرکار حضرت خواجہ صوفی محمد یعقوب علی شاہ کے دست حق پر بیعت ہو گئے. **(۱۸)**

مجاہدات:

کسی بھی بزرگ کے مجاہدوں کی تفصیلات کا بیان تصوف کی رو سے اخلاص کے منافی ہے. ایک صوفی کی ساری جدو جہد اپنے مالک کی رضا، خوش نودی اور قرب کے حصول کے لیے ہوتی ہے. البتہ کچھ متوسلین کی خواہش پر ۲۰۰۱ء میں آپ کے مجاہدات وریاضات کی تفصیلات قلم بند کی گئیں تھیں، جو آپ نے خود املا کروائی تھی. ان شاء اللہ سرکار کی حیات مبارکہ پر مفصل کتاب :**جلوہ محبوب** میں **مکمل** تفصیلات درج کی جائیں گی.

خلافت

خلافتِ اول:

۱۹۵۴ء میں آپ کو اپنے والد گرامی کی جانب سے سلسلہ نقش بندیہ مجددیہ کی خلافت عطا ہوئی، یہی سبب ہے کہ اپنے والد گرامی کے حسب حکم آپ نے ۱۹۶۰ء میں ہی بیعت لینے کا آغاز فرمادیا. آپ کے پہلے مرید محمد شیر علی تھے، جن کا تعلق سکھر (سندھ) سے تھا.

خلافتِ دوم:

ابتداً آپ وابستگان کو سلسلہ نقش بندیہ مجددیہ میں بیعت فرماتے تھے لیکن ۱۹۷۰ء میں جب آپ کو حضرت خواجہ صوفی محمد یعقوب علی شاہ صاحب کی طرف سے سلسلہ قادریہ سہروردیہ میں خلافت و اجازتِ بیعت عطا ہوئی تو ساتھ ہی انھوں نے یہ حکم فرمایا کہ آیندہ آپ ہمارے سلسلے میں لوگوں سے بیعت لیں گے. ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء تک آپ اپنے شیخ طریقت کے حکم کی تعمیل میں سلسلہ عالیہ کی تعلیمات وافکار کی اشاعت میں مصروف عمل رہے. ۱۹۷۳ء میں آپ کے مرشد طریقت نے حکم فرمایا کہ آیندہ آپ ہمارے برادرِ خرد خواجہ صوفی محمد ایوب علی شاہ صاحب (م: ۲۵ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ/۲ دسمبر ۱۹۹۱ء) کے نام پہ لوگوں سے بیعت لیں گے اور ان کا نام بھی اپنے شجرے میں اپنے اور ہمارے نام کے درمیان شامل کریں گے. تب سے آپ اپنے شیخ طریقت کے حکم کی تعمیل میں دن رات مصروف عمل رہے. آپ نے جادۂ تسلیم و رضا پہ چلتے ہوئے اپنے شیخ طریقت کے حکم کی تعمیل میں شمہ بھر کوتاہی نہیں برتی اور نہ ہی کبھی آپ کے حاشیہ خیال میں یہ الجھن در آئی کہ آپ کے مرشد طریقت کے اس حکم کی مصلحت کیا ہے، بل کہ آپ کا اس بات پر کامل اعتقاد رہا:

حکمِ مرشد حکمِ خدا ہے　　　جس نے مانا وہ سچا ہے

خلافتِ سوم:

۱۹۷۴ء میں آپ کے والد گرامی کے پیر بھائی حافظ نصر الدین جلیسری نے بھی آپ کو اعزازاً

سلسلہ نقش بندیہ مجددیہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا آپ کا فرمان ہے کہ سلسلہ نقش بندیہ کی خلافت کی وجہ سے ہم اپنے نام کے ساتھ ''لعل شاہ'' کا اضافہ کرتے ہیں. اسی لیے آپ کا نام خواجہ صوفی محمد محبوب علی لعل شاہ صاحب تحریر کیا جاتا ہے. **(۱۹)**

نسبت وارثیہ:

آپ کے مرشد طریقت حضرت خواجہ صوفی محمد یعقوب علی شاہ قدس سرہ العزیز نے آپ کو سلسلہ عالیہ وارثیہ کا احرام بھی عطا کیا تھا جو آستانہ عالیہ پر تبرکات مقدسہ میں محفوظ ہے. بعدازاں حیدرآباد (سندھ) میں قیام کے دوران سلسلہ وارثیہ کے کسی بزرگ نے آپ کو شجرہ طریقت بھی عطا کیا. اس شجرہ کے پہلے صفحہ پر ''منجانب: گلاب شاہ وارثی اور آخری صفحہ پر حسب فرمائش: حاجی زین الدین عرف امیر علی شاہ وارثی'' کا نام درج ہے، لیکن سرکار فرماتے تھے کہ ہمیں یہ شجرہ طریقت کسی اور بزرگ نے عطا کیا تھا. **(۲۰)**

شجراتِ طریقت

شجرۃ الانوار الحق

آپ نے اپنی تمام روحانی نسبتوں پر مشتمل ایک مفصل شجرہ طریقت ترتیب دیا، جس کی تدوین و تحقیق کے فرایض محمد فیض صحرائی صابری (مدفون: دیپال پور، ضلع: اوکاڑہ) نے انجام دیے. اس کی کتابت کی ذمے داری آپ نے اپنے خلیفہ صوفی محمد سعید الزماں محبوبی کو سونپی اور انھوں نے مرزا محمد افضل سیستانی (حال مقیم: میاں چنوں) سے اس شجرۂ مبارکہ کی کتابت کروائی. اس کو مرتب کرنے میں تقریباً ۱۴ سال کا عرصہ لگا اور اندازاً ۲۰۰۳ء میں میاں چنوں سے شایع کیا گیا. آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی اپنے خلیفہ صوفی محمد الیاس علی شاہ محبوبی (پ: ۲۲ جنوری ۱۹۷۵ء، حال مقیم: راول پنڈی) سے شجرہ میں مختلف سلاسل کی نمایندگی مختلف رنگوں سے کروادی تھی، جو تکمیل کے مراحل میں ہے، ان شاءاللہ جلد شایع کیا جائے گا.

دیگر شجرات طیبات

(الف)

نسبتِ اول از حضرت خواجہ حافظ محمد ایوب علی شاہ جلیسری (والد گرامی)

سلسلہ عالیہ نقش بندیہ مجددیہ



حضرت حاجی خواجہ صوفی محمد محبوب علی لعل شاہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت حافظ صوفی محمد ایوب علی شاہ جلیسری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ صوفی نور محمد لعل شاہ رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ صوفی محبوب مدنی لعل شاہ رحمتہ اللہ علیہ
حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان گنج مرادآبادی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ شاہ محمد آفاق دہلوی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ضیاء اللہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد زبیر دہلوی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد نقش بند ثانی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ شیخ احمد سرہندی معروف بہ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد املنگی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد زاہد وخشی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ
حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت علاء الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقش بند رحمتہ اللہ علیہ
حضرت سید امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت عزیزان علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ
حضرت ابوالقاسم کرگانی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

خاتم الانبیاء، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ب)

نسبتِ دوم از حضرت خواجہ صوفی محمد یعقوب علی شاہ حسنی (٢١)

سلسلہ عالیہ قادریہ سہروردیہ (نقش بندیہ، چشتیہ، ابوالعلائیہ، جہانگیریہ، حسنیہ، یعقوبیہ، ایوبیہ)



حضرت خواجہ صوفی محمد محبوب علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ صوفی محمد ایوب علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ صوفی محمد یعقوب علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

سلطان الاولیا حضرت خواجہ صوفی محمد حسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ

حاجی الحرمین الشریفین حضرت خواجہ شاہ محمد عنایت حسن خاں رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ شاہ محمد نبی رضا شاہ معروف بہ دادامیاں وملقب بہ اسد جہانگیری

فخر العارفین حضرت شاہ محمد عبدالحیٔ جہانگیری رحمتہ اللہ علیہ

شیخ العارفین حضرت شاہ محمد مخلص الرحمان ملقب بہ جہانگیر شاہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ امداد علی بھاگل پوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ محمد مہدی فاروقی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مخدوم حکیم مظہر حسین شاہ بن حکیم فرحت اللہ شاہ فاروقی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مخدوم حکیم فرحت اللہ شاہ فاروقی مخاطب بہ حسن دوست کریم چکی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مخدوم شاہ حسن علی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مخدوم شاہ محمد منعم بن امان بن عبدالکریم بن عبدالنعیم فاروقی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت میر سید خلیل الدین بن ابوسعید دیوان سید محمد جعفر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت ابوسعید دیوان سید محمد جعفر القطبی بن میر سید اہل اللہ الحسینی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت میر سید اہل اللہ الحسینی معروف بہ سید مبارک حسینی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت میر سید نظام الدین الحسینی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت میر سید تقی الدین بن سید نصیر الدین الحسنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت میر سید نصیر الدین بن سید منیر الدین محمود الحسنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت میر سید منیر الدین محمود بن میر سید فضل اللہ معروف بہ سید گسائیں رحمۃ اللہ علیہ
حضرت میر سید فضل اللہ بن نصیر الدین الحسنی معروف بہ سید گسائیں رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ قطب الدین فاروقی بینائے دل قلندر سرانداز غوثی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت میر سید نجم الدین غوث الدہر قلندر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت میر سید نظام الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الاسلام حضرت میر سید نورالدین مبارک غزنوی معروف بہ میر دہلی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت غوث الثقلین محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت ابوسعید مبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت ابوالحسن علی الھنکاری الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت ابو یوسف طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ عبدالعزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ رحیم الدین عیاض رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام علی ابن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
حضرت سید الساجدین امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
سید الشہدا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
اسد اللہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
سید المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آغاز بیعت

۱۹۶۰ء میں آپ نے بیعت لینے کا آغاز کیا اور آپ کے سب سے پہلے مرید محمد شیر علی (سکھر/ سندھ) تھے. آپ کے سب سے پہلے خلیفہ صوفی محمد امین شاہ صاحب تھے، جو مظفر نگر (اتر پردیش/ بھارت) سے ہجرت کر کے کراچی (پاکستان) تشریف لائے اور وہیں زیر خاک آسودہ ہیں. سلسلہ عالیہ کے بزرگان میں حضرت میر سید خلیل الدین بہاری سے آپ کا خاص روحانی تعلق اور محبت تھی، یہی وجہ ہے کہ خلفا میں سب سے پہلے آپ نے صوفی بنے میاں (لاہور) کو حکم دیا کہ وہ ان بزرگ کا سالانہ عرس منایا کریں. ان کی وفات کے بعد اب یہ عرس صوفی محمد سعید الزماں محبوبی (پ: ۲ جنوری ۱۹۶۵ء، حال مقیم: نزد وائیں ہال، میاں چنوں / ضلع: خانیوال) ہر سال نہایت عقیدت و احترام سے مناتے ہیں. **(۲۲)**

اسفار

سفر حج

۲۰۰۴ء میں آپ اپنی زوجہ محترمہ کے ہم راہ سفر حج پر روانہ ہوئے. اس دوران آپ نے تمام احوال ایک جگہ قلم بند کروائے جو کہ راقم الحروف کے پاس محفوظ ہیں. آپ کی روانگی راول پنڈی ائیر پورٹ سے ہوئی اور واپسی پر بھی یہیں تشریف لائے، بعد از اں ملتان تشریف لے گئے، جہاں آپ نے حج کی سعادت حاصل کرنے کے شکرانے کے طور پر ''حج ولیمہ'' کا انعقاد فرمایا.

سفر آزاد کشمیر

۶ جولائی ۲۰۰۵ء کو آپ اپنے خلیفہ صوفی محمد شبیر علی شاہ محبوبی (پ: ۱۵ اگست ۱۹۶۸ء، حال مقیم: اسلام آباد) کے ہم راہ ان کے آبائی وطن ڈھوک سنکھ (تحصیل: خورشید آباد [کہلر]، ضلع: حویلی کہوٹہ [فارورڈ کہوٹہ]-آزاد کشمیر) تشریف لے گئے. یہاں سلسلہ عالیہ کی خوب اشاعت ہوئی اور صوفی صاحب کے خاندان کے بہت سے افراد سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے. اسی سفر کے دوران اس علاقے کے معروف عالم دین اور صوفی صاحب کے والد گرامی جناب مولوی عبد اللطیف خان راٹھور (م: ۱۱ فروری ۲۰۱۰ء) بھی آپ کے

دامن اقدس سے وابستہ ہوئے. **(۲۳)** سفر کشمیر کے تمام احوال صوفی صاحب نے راقم الحروف سے قلم بند کروائے تھے جوان شاءاللہ **جلوۂ محبوب** میں شامل کیے جائیں گے.

ذوقِ سماع:

آپ سماع کا بہت اعلا ذوق رکھتے تھے. دوران سماع اگر قوال کوئی اچھا کلام پڑھتا، یا کبھی آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہوتی تو اکثر قوال کو تحفے میں کچھ نہ کچھ ضرور مل جاتا تھا. بارہا یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ کیفیت کے دوران آپ اپنے گلے میں ڈالے ہوئے پھولوں کے ہار/مالا نکال کر قوال کو پہنا دیتے تھے. اگر قوال کوئی مصرعہ غلط پڑھ دیتا یا بھول جاتا تو فوراً اسے درست مصرعہ بتا دیتے، ہمیشہ سماع کا آغاز قول (**من کنت مولا فهذا علی مولا**) سے کرواتے تھے. حضرت بیدم شاہ وارثی کا معروف کلام آپ کو بہت پسند تھا، دورانِ سماع اکثر یہ کلام پڑھواتے تھے. اس کا مطلع پیش خدمت ہے:

بے خود کیے دیتے ہیں انداز حجابانہ
آ دل میں تجھے رکھ لوں اے جلوۂ جانانہ

شیخ طریقت سے عقیدت ومحبت:

ہر مرید صادق کی اپنے شیخ سے خاص عقیدت ومحبت ہوتی ہے، جسے مرید کی گفت گو اور اتباعِ شیخ سے محسوس کیا جا سکتا ہے. سرکار کو اپنے مرشد طریقت سے بے پناہ محبت تھی. آپ انتہائی ادب سے اپنے شیخ کا ذکر فرماتے، اکثر آنکھوں میں نمی آ جاتی، بعض اوقات تو بات کرتے کرتے آواز اور لہجے میں لڑکھڑاہٹ آ جاتی تھی. جب بھی اپنے مرشد طریقت کی عطا اور کرم نوازی کا بیان فرماتے تو ہمیشہ آخر میں ایک خوب صورت جملہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: **یہ کرم کیا کم ہے میری سرکار کا؟** آپ فرماتے تھے: ایک مرتبہ ہمارے سرکار (شیخ طریقت) کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا، ہم نے اسے اپنے پاس محفوظ کر لیا اور پھر کئی سالوں تک اسے اپنے تاج (سلسلہ عالیہ کی خاص ٹوپی) میں سجا کر رکھا. آپ مزید فرماتے تھے کہ جب بھی ہمارے حضرت کہیں سے گزرتے تو ہماری نظر ان کے قدموں کی جانب ہی رہتی اور اکثر موقع دیکھ کر ہم اس زمین کا بوسہ لے لیتے تھے جہاں ہمارے حضرت اپنے قدم رکھتے تھے. ایک موقع پر ارشاد فرمایا: ہمارے حضرت جب تشریف لاتے تو ایسا لگتا جیسے سورج طلوع ہو رہا ہو، آنکھوں میں پرکشش نورانیت دکھائی دیتی، دل چاہتا کہ بس چہرہ مبارک ہی دیکھتے رہیں لیکن ادباً حضور کے سامنے نظریں جھکا کے رکھتے تھے." **(۲۴)** آپ کے اکثر پیر بھائی صاحبان فرماتے ہیں کہ آپ اپنے مرشد کے عاشق تھے. آپ نے اپنے شیخ طریقت کی شان میں منقبت بھی لکھی، جس کا مطلع نقل کیا جاتا ہے: **(۲۵)**

لو دینے لگی جس دم شمع رُخِ جانانہ
اک ایسی ضیا پھیلی عالم بنا دیوانہ

معاصرین

اس مختصر کتاب میں معاصرین کے صرف نام درج کیے جا رہے ہیں، ان کا تفصیلی تذکرہ ان شاءاللہ مفصل سوانح عمری میں کیا جائے گا.

☆صوفی محمد امان اللہ شاہ نقیبی (پ:۴جولائی ۱۹۵۹ء، حال مقیم:فرید ٹاؤن/ساہیوال)
☆صوفی محمد رضا شاہ نقیبی (حال مقیم: چک نمبر:L-۱۵/۱۷۱،میاں چنوں/ضلع: خانیوال)
☆صوفی شبیر احمد شاہ نقیبی (مدفون:میاں چنوں/ضلع: خانیوال)
☆صوفی حاجی محمد نقیبی (حال مقیم: چک نمبر L-۱۵/۴۶،میاں چنوں/ضلع: خانیوال)
☆صوفی محمد فیض احمد شاہ نقیبی (ضلع: خانیوال)
☆ صوفی محمد یاسین شاہ نقیبی (جون ۱۹۳۷ء-۴ جنوری ۲۰۱۶ء، مدفون: کھمب شریف/سکھو، تحصیل: گوجر خان/ضلع: راول پنڈی)
☆صوفی محمد لال شاہ نقیبی (ضلع: ملتان)
☆صوفی محمد حسن شاہ نقیبی (منچن آباد، ضلع: بہاول نگر)

باب سوم

اندازِ تربیت

جب بھی کوئی مرید یا عقیدت مند آپ کے پاس آتا تو آپ اس کی کچھ نہ کچھ تربیت ضرور فرما دیا کرتے ، لیکن خاص طور پر محافلِ ذکر و فکر ، سالانہ اعراس یا کسی موقع پر اگر چند احباب اکٹھے ہو جاتے تو خصوصاً سب کی تربیت فرماتے تھے .آپ زیادہ تر اخلاق و کردار کی طرف توجہ دِلاتے ہوئے ارشاد فرماتے :
''حضور ﷺ نے اپنے اخلاق حسنہ سے دین اسلام کی تبلیغ کی ،ان کا امتی ہونے کے ناطے ہمارا فرض ہے کہ اپنے اخلاق و کردار کو سنواریں''.عموماً سب کی بلاتفریق تعلیم و تربیت کرتے ،لیکن بعض اوقات آپ فرمایا کرتے تھے :''اگر دودھ پینے والے بچے کو روٹی دو گے تو وہ اس کے لیے وبال جان بن جائے گی''.اس لیے خاص راز و نیاز ،خاص مریدین یا خلفائے عظام سے ہی فرماتے تھے.

سگریٹ نوشی ، پان اور چائے کا ترک کرنا

آپ فرماتے تھے کہ جب اولاد جوان ہوئی اور حلقۂ مریدین بھی بڑھنے لگا تو ہم نے سوچا کہ ہمیں دیکھ کر یہ لوگ بھی سگریٹ نوشی کی عادت ڈال لیں گے ،لہذا اس دن کے بعد دوبارہ کبھی سگریٹ نہیں پیا.آپ فرماتے تھے کہ ہم بہت پان کھاتے اور ہر وقت جیب میں پان ہی رہتے تھے .ایک رات خواب میں دیکھا کہ ہمارے پیٹ کا آپریشن ہو رہا ہے اور اس میں سے مسلسل چھالیہ ہی نکل رہی ہے .صبح جب آنکھ کھلی تو اس کے بعد پان کی عادت چھوڑ دی .اب صرف خاص موقعوں پر کبھی کبھی پان کھا لیتے ہیں .سرکار شروع ہی سے چائے کے شوقین تھے اور تقریباً ہر وقت ہی چائے کی پتیلی چولھے پر چڑھی رہتی تھی .چائے نوش فرمانے کی ایک خاص وجہ یہ بھی تھی کہ آپ فرماتے تھے :'' چائے طبیعت میں چستی پیدا کرتی ہے ،جب طبیعت میں چستی ہوگی تو عبادت میں بھی چستی ہوگی''.البتہ وصال سے کچھ سال قبل آپ نے چائے پینا بہت کم کر دیا تھا.**(۲۶)**

جلیسری اور ہرجائی کی وجہ تسمیہ:

چوں کہ آپ کی پیدائش قصبہ جلیسر (ضلع :ایٹہ ،اتر پردیش / بھارت) میں ہوئی ،اسی نسبت سے آپ جلیسری کہلاتے ہیں .ہرجائی کی وجہ تسمیہ کے پس منظر میں آپ اپنے شیخ طریقت کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کو''ہرجائی'' کا لقب اپنے مرشد طریقت کی جانب سے عطا ہوا. یہاں ہرجائی سے مراد **ہرجگہ** ہے جیسا کہ حضرت سلطان باھو نے اپنے ایک مصرعے میں اسے یوں استعمال کیا ہے:

نفی اثبات دا پانی ملیا، ہر رگے ہرجائی ھو

خصایص:

☆ سالانہ اعراس کی تیاریوں میں ہر جگہ دیکھ بھال کرتے، تمام انتظامات کی نگرانی خود فرماتے.
☆ شریعت و طریقت کی گفتگو انتہائی محتاط انداز میں فرماتے، اگر محفل میں کوئی مولانا/ مفتی صاحب موجود ہوتے تو تصدیقاً ان سے پوچھتے کہ کیا ہم نے درست کہا؟
☆ دورانِ محفل دیگر سلاسل کے صوفیہ، علما اور حفاظ کرام کو خاص اپنے ساتھ جگہ دیتے.
☆ جس کے ہاں بھی جاتے، کسی پر بوجھ نہ بنتے تھے. کھانے پینے میں زیادہ اہتمام کے قایل نہ تھے.
☆ ہر وقت باوضو رہتے اور سر ڈھانپ کر رکھتے.
☆ دورانِ سفر اپنے ساتھ جانے والوں کا خیال رکھتے اور پہلے ان کے بیٹھنے کا انتظام فرماتے.
☆ داڑھی اور زلفوں کے بال باقاعدہ دفن فرماتے تھے.
☆ سواری کے لیے زیادہ انتظار نہیں فرماتے، کچھ دیر بعد پیدل ہی چل پڑتے تھے.
☆ کپڑے پہننے میں کوئی تخصیص نہ تھی، ہر رنگ کے کپڑے زیبِ تن فرماتے تھے.
☆ اکثر اوقات آنے والے مریدین اور عقیدت مندوں کے لیے اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر انھیں کھلاتے.
☆ ملاقات کے لیے آنے والوں کو کبھی انتظار نہ کرواتے، اکثر تو خود پہلے سے ہی دروازے پر منتظر کھڑے ہوتے اور مہمانوں کو رخصت کرنے باہر تک تشریف لاتے تھے. (۲۷)

ارشادات

☆ ہر وقت باوضو رہنا چاہیے، نہ جانے کب موت آ جائے. وقت نزع اگر انسان باوضو ہو تو یہ وقت آسانی سے گزر جاتا ہے.
☆ اپنے مرشد کی پہچان حاصل کرنے میں جستجو کرتے رہنا چاہیے.
☆ جیسے ہم کہیں، ویسے کرو گے تو فائدہ ہوگا، اپنی مرضی کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا.
☆ ہنستے بستوں کو کبھی نہ اجاڑنا. (بیعت کے دوران بھی اس بات کا وعدہ لیتے تھے)
☆ چاہے سفر میں ہو یا گھر میں ہر حال میں اور ہر وقت نماز کی پابندی کرو.
☆ چاہے کوئی گردن پر چھری رکھ دے، لیکن کبھی جھوٹ نہ بولو.
☆ طریقت کا راستہ ادب کا راستہ ہے. جو جتنا مؤدب ہوگا، اتنا ہی فیض پائے گا.
☆ اپنے والدین کو راضی رکھو، جب بھی گھر میں داخل ہو ان کی دست بوسی کرو.
☆ جہاں بھی جاؤ اپنے مرشد کا خیال دل میں لے کر جاؤ.
☆ دل میں ہر وقت اللہ کی یاد موجود رہنی چاہیے ورنہ یہ دل کسی کام کا نہیں.

باب چہارم

وصال

مسلسل مجاہدات اور شب و روز کی عبادات سے آپ کو ظاہری طور پر بہت کمزوری لاحق ہوگئی. اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخری چند سال اسی کیفیت میں گزارے، یہاں تک کہ انتہائی کم گفت گو فرماتے. بعض اوقات تو کئی کئی ماہ گزر جاتے اور متوسلین و محبین آپ کی آواز سننے کو ترس جایا کرتے تھے. ۱۶فروری ۲۰۱۶ء/ ۷ جمادی الاول ۱۴۳۷ھ / ۵ پھاگن ۲۰۷۲ب بہ روز منگل دوپہر ایک بج کر تیس منٹ (۱:۳۰) پر آپ نے اس جہانِ فانی کو خیر باد کہا اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے. اگلے روز صبح گیارہ بجے آپ کی نماز جنازہ صوفی محمد رضا شاہ نقیبی صاحب نے پڑھائی. بعد ازاں آپ کے فرمان کے مطابق، والد گرامی کے پہلو میں بہ مقام آستانہ عالیہ محبوبیہ (چک نمبر 46/15-L، نزد برلب نہر، میاں چنوں) میں آپ کی تدفین کی گئی. آپ کے جسم اطہر کو غسل دینے کی سعادت صاحب زادہ صوفی محمد محبّ علی شاہ صاحب اور صوفی محمد الیاس علی شاہ صاحب نے حاصل کی، البتہ معاونین میں صوفی محمد سرفراز علی شاہ، صوفی محمد شبیر علی شاہ، محمد شیراز محبوبی، محمد قمر صدیقی محبوبی، رانا محمد رضوان محبوبی اور راقم الحروف شامل تھے. آپ کی لحد مبارک آپ کے صاحب زادگان محمد طاہر علی شاہ اور صوفی محمد مجیب علی شاہ نے تیار کی اور بعد ازاں صوفی محمد مجیب علی شاہ، صوفی محمد الیاس علی شاہ اور آپ ہی کے مرید نے (جن کا نام اس وقت ذہن میں نہیں ہے) آپ کے جسم اطہر کو لحد میں اتارا.

قبل از وصال اہم ارشاد

اپنے وصال سے کچھ سال قبل آپ نے چند مریدین کی موجودگی میں (جن میں راقم الحروف بھی شریک تھا) فرما دیا تھا کہ ہمارا وصال کسی بھی دن یا تاریخ کو ہو، لیکن ہمارا سالانہ عرس ۱۲-۱۳ شعبان المعظم کو ہی منایا جائے. (اپنی حیاتِ مبارکہ میں آپ انہی تواریخ میں ہر سال اپنے شیخ طریقت اور والد گرامی کا سالانہ عرس مبارک منایا کرتے تھے)

سجادہ نشین

آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے صاحب زادے صوفی محمد محبّ علی شاہ محبوبی کو اپنا سجادہ نشین نامزد فرما دیا تھا، جو کہ اب آپ کے بعد سجادہ نشینی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں.

مختصر احوالِ سجادہ نشین

آپ ۱۳ جولائی ۱۹۸۰ء بہ روز اتوار بہ مقام قاسم پور کالونی (ملتان) پیدا ہوئے. ابتدائی تعلیم

ملتان ہی میں حاصل کی اور نویں جماعت کا امتحان پاس کیا بعد ازاں دینی تعلیم دارالعلوم غوثیہ (میاں چنوں) سے حاصل کی. کسب معاش کی خاطر ابتداً دریاں بنانے کا کام کیا، بعد ازاں بستی ملوک (ضلع: ملتان) تشریف لے گئے اور یہاں تقریباً ۲ سال تک ایک ٹیکسٹائل مل میں کام کرتے رہے. پھر دوبارہ ملتان تشریف لائے اور یہاں رکشہ چلا کر حلال رزق کے لیے کوشاں ہو گئے. ۱۹۹۷ء میں بہ مقام رینالہ خرد (ضلع: اوکاڑہ) اپنے والد گرامی کے دامن اقدس سے وابستہ ہوئے اور ۲۰۰۴ء میں بہ مقام میاں چنوں آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا گیا. ۲ مارچ ۲۰۰۳ء کو محمد شریف صاحب کی صاحب زادی (محترمہ ارم صاحبہ) سے آپ کی شادی ہوئی. اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاحب زادوں اور ایک صاحب زادی سے نوازا. جن کے نام بالحاظ ولادت تحریر کیے جا رہے ہیں: محمد مدثر علی شاہ معروف بہ خواجہ صاحب، محمد مبشر علی شاہ معروف بہ قطب صاحب، ماہ نور پیر زادی صاحبہ، عبد الصمد علی شاہ صاحب اور محمد مبین علی شاہ صاحب. ۲۰۰۷ء میں میاں چنوں تشریف لے آئے، لیکن کچھ نجی مصروفیات کی بنا پر ۲۰۰۹ء میں واپس ملتان جانا پڑا اور چار سال بعد ۲۰۱۳ء میں مستقل طور پر میاں چنوں تشریف لے آئے اور تا حال وہیں قیام فرما ہیں. (۲۸)

خلفائے کرام

ذیل میں سرکار کے خلفائے کرام کی مجمل فہرست پیش خدمت ہے. ان میں سے کئی حضرات صاحب سلسلہ ہیں جو مختلف مقامات پہ سلسلے کے لیے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور کچھ وصال فرما چکے ہیں. نیز اس امر کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ یہ ایک مجمل فہرست ہے نہ کہ مفصل. علاوہ ازیں فہرست ہذا نہ تو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے اور نہ ہی اسے زمانی ترتیب کہا جا سکتا ہے. پس اسما میں تقدیم و تاخر کا امکان بہ ہر حال موجود ہے.

میاں چنوں (ضلع: خانیوال):

☆ سجادہ نشین صاحب زادہ صوفی محمد محبّ علی شاہ

☆ صوفی محمد سعید علی شاہ معروف بہ سعید الزماں محبوبی

☆ صوفی حاجی نور محمد شاہ (ان کی نسبت بیعت سلسلہ قادریہ میں تھی، خلافت سرکار نے عطا کی)

ملتان:

☆ صاحب زادہ صوفی محمد ناصر علی شاہ

☆ صاحب زادہ صوفی محمد مجیب علی شاہ

☆ صوفی ماسٹر نثار شاہ

☆ صوفی ماسٹر ساغر علی شاہ

☆صوفی عبدالسلام شاہ

رینالہ خورد (ضلع: اوکاڑہ):

☆صوفی محمد منظور علی شاہ غازی (نابینا)

کراچی:

☆حکیم صوفی محمد امین شاہ (سرکار کے خلیفۂ اول)

☆صوفی ماسٹر جمن شاہ

☆صوفی کریم الدین شاہ (نیو)

☆صوفی محمد شہزاد علی شاہ (وصال سے کچھ سال قبل آپ اپنے آبائی وطن گوالیار/ مدھیہ پردیش تشریف لے گئے اور وہیں مدفون ہیں)

☆صوفی محمد خالد علی شاہ

☆صوفی محمد محمود علی شاہ (ان کی نسبت بیعت آپ کے خلیفہ صوفی محمد شہزاد علی شاہ صاحب سے ہے، البتہ خلافت آپ نے عطا کی)

حیدرآباد:

☆صوفی حافظ جمال الدین شاہ

☆صوفی شیخ کریم الدین شاہ

☆صوفی محمد سلامت علی شاہ

☆صوفی محمد خالد علی شاہ

سکھر:

☆صوفی محمد ممتاز علی شاہ

☆صوفی محمد اشتیاق علی شاہ (حال مقیم: کراچی)

قصبہ گجرات (تحصیل: کوڑادو، ضلع: مظفر گڑھ):

☆صوفی محمد اللہ دتا شاہ

☆صوفی محمد منظور علی شاہ

☆صوفی محمد سرفراز علی شاہ (آپ سرکار کے داماد بھی ہیں)

لاہور:

☆صوفی محمد بنے میاں

☆صوفی محمد شبیرعلی شاہ

راول پنڈی/اسلام آباد:

☆صوفی محمد الیاس علی شاہ

☆صوفی محمد شبیرعلی شاہ

☆صوفی محمد حسیب علی شاہ (راقم الحروف)

ذیل میں ان دوحضرات کا نام بھی درج کیا جارہا ہے، جن کی نسبت بیعت سرکار سے ہی ہے، اور ان کا اعلان خلافت اور تاج پوشی سرکار نے خود فرمائی تھی، البتہ ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ انھیں خلافت سجادہ نشین صاحب زادہ صوفی محمد محبّ علی شاہ صاحب عطا فرمائیں گے:

☆صوفی محمد سلمان محبوبی (اسلام آباد)

☆صوفی محمد آصف محبوبی (راول پنڈی)

آستانہ عالیہ پر منعقد ہونے والی سالانہ محافل

جشن عید میلادالنبی ﷺ

ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو آستانہ عالیہ پر محفل میلادالنبی ﷺ کا انعقاد کیا جاتا ہے. اور بعد نماز عصر خصوصی چراغاں کیا جاتا ہے. بعد نماز مغرب حلقہ ذکر وفکر اور لنگر، بعد نماز عشاء محفل نعت اور بعض اوقات محفل سماع بھی منعقد کی جاتی ہے.

سالانہ اعراس

ہر سال ۱۲، ۱۳ شعبان المعظم کو حضرت خواجہ صوفی محمد یعقوب علی شاہ حسنی قدس سرہ العزیز کا عرس مبارک منایا جاتا ہے. پہلے دن بعد نماز مغرب حلقہ ذکر وفکر اور لنگر، بعد نماز عشاء تا وقت مناسب محفل سماع کا انعقاد کیا جاتا ہے. اگلے روز صبح سے لے کر تقریباً ۱۰، ۱۱ بجے تک لوگوں کے جسمانی و روحانی مسائل سنے اور حل کیے جاتے ہیں اور پھر دوبارہ محفل سماع شروع کی جاتی ہے. بعد نماز ظہر قل اور اختتامی دعا کی جاتی ہے. اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد ان کا سالانہ عرس بھی آپ انہی تواریخ کو مناتے تھے اور اپنے متوسلین کو بھی یہ واضح ہدایت فرما گئے کہ میرے وصال کے بعد بھی انہی تواریخ میں میرا سالانہ عرس منایا جائے.

رسمِ گاگر

سالانہ عرس کے اختتام پر خاص رسم گاگر بھی ادا کی جاتی ہے، جس میں لوگ اپنی منت مان کر ایک گاگر لے جاتے ہیں، اور جب اللہ کے فضل و کرم سے وہ منت پوری ہو جاتی ہے تو اگلے سالانہ عرس کے موقع پر دو گاگریں پیش کی جاتی ہیں.

منقبت درشانِ حضور قبلہ

حضرت حاجی خواجہ صوفی محمد محبوب علی لعل شاہؒ صاحب جلیسری ہرجائی

(یہ سرکار کی پسندیدہ منقبت ہے اور اکثر محفل میں اسے پڑھانے کا حکم صادر فرماتے تھے)

محبوب علی شاہ آئیں گے
دِل میں مرے سمائیں گے
روک سکو تو روک لو
نغمے انھیں کے گائیں گے

پریت لگائی ان سے ہے
آنکھ ملائی ان سے ہے
مری سگائی ان سے ہے
ایسے ہی ہم نبھائیں گے

جلوے ہیں ان نگاہ میں
جینا ہے ان کی چاہ میں
مرنا ہے ان کی راہ میں
مر کر انھیں دکھائیں گے

مے خانۂ جلیسری
قسمت میں آگیا مری
اتنا یقیں ہے آپ بھی
خوب ہمیں پلائیں گے

آن بھی میری شان بھی
تو مرا دین، ایمان بھی
اپنی دے کے جان بھی
تم کو پیا منائیں گے

قسمت ہی کھینچ لائی ہے
ان کی ملی گدائی ہے
پیا مرا ہرجائی ہے
ہر جا انہی کو پائیں گے

خواجہ تمھی سے غرض ہے
محبوبی کی یہ عرض ہے
ہم کو تو جو بھی مرض ہے
تم کو صنم بتائیں گے

(صوفی محمد سعید الزماں محبوبی)

ضمیمہ:۱

مکتوب گرامی ڈاکٹر معین نظامی بہ نام راقم

(۱۶-۲-۲۰۱۶ء، لاہور)

عزیز گرامی حبیب احمد محبوبی صاحب

السلام علیکم، برادر عزیز صاحب زادہ حسن نواز شاہ صاحب (۱) سے معلوم ہوا کہ آپ کے شیخ طریقت وصال فرما گئے ہیں. اللہ ان کے درجات بلند تر فرمائے اور آپ کو ان کی ظاہری جدائی کے ان لمحات میں صبر جمیل سے نوازے. اولیاے عظام کی روحانیت یقیناً اپنے متوسلین کو کبھی فراموش نہیں کرتی اور وصال کے بعد تو ان کی توجہات اور فیض و برکات اپنے عشاق اور طالبوں کی پہلے سے زیادہ دست گیری کرتی ہیں. اللہ کریم آپ کو ظاہری و باطنی طور پر ان سے فیض کثیر پانے والا رکھے. خدا تعالا ان کے طفیل ہم سب پر لطف و کرم فرمائے.

شریک احساسات

معین نظامی (۲)

---

۱. محقق و مصنف

۲. صدر شعبۂ فارسی، اورینٹل کالج، پنجاب یونی ورسٹی/ لاہور.

ضمیمہ ۲:

مختصر منظوم احوال

حضرت شاہ محبوب علی دی جدوں ہوئی ولادت
خواباں اندر اماں بی نے پہلے پائی شہادت

جس دن حضرت نور محمد لعل شاہ پردہ کیتا
اُسے دن سرکار اساڈی ایتھے جلوہ کیتا

ٹھگے لان جلیسر اندر شاہ ایوب دے گھار
وچ منصوری شیخ قبیلے ہوئے پیداوار

چنے شاہ سی جذب دے اندر کیتی پیشن گوئی
صورت نور محمد اندر شاہ دی آمد ہوئی

وچ مدرسے پنڈت جی دے پاندے رہے تعلیم
اندر قلب محبت پائی میراں ابراہیم

وچ لاہور دے ڈیرہ لایا پونچے فِر ملتان
سندھ ملتانوں آ کے کیتا خانے وال مکان

گھنگرو ویچ بزاراں اندر ، پایا رزق حلال
پنجے وقت نمازاں پڑھیاں ، شاکر رہے کمال

ہتھ سِر دھر یتیماں تائیں ، بیوہ نوں اپنایا
چوکیاں چو پُھل کھلائے ، مولا گلشن لایا

اللہ دے کجھ ولیاں کیتی تربیت روحانی
تاں ای پاک تے سُتھری گزری آپ دی عمر جوانی

حضرت صدرالدین دے در تے آپ نے چلہ کٹیا
خواجہ خضر فِر سینے اندر نور دا مٹکا لٹیا

مرشد جی یعقوب علی شاہ رکھیا خوب دھیان
سہروردی نوروں کیتا آپ نوں شمع دان

زوجہ سنگ محبوب علی شاہ حج سعادت پائی
جاکے در محمد اتے ساڈی پگڑی بنوائی

مرشد پاک دی خدمت کیتی ،نظراں کدی نہ چائیاں
ہو کے عاشق مرشد اتے ،سبھے رمزاں پائیاں

نال مریداں اُنس رویہ آپ ہمیشہ رکھیا
سبھاں دی تربیت کیتی ، اکو نظری تکھیا

اندر ذِکراں دن لنگھایا ،نفلاں رات گزاری
طاقت جسموں گھٹدی گئی تے لاحق ہوئی بیماری

سینے وچ مریداں اندر شمع بال روحانی
ست جمادی الاول چھڈی مرشد دنیا فانی

وچ مریداں مذہب دا ای کردے رہے پرچار
جاری رکھیا درس محبت ، ونڈدے رہے پیار

فیض روحانی شاہ محبوب دا اَج وی ہیوے جاری
جنہاں صدقوں ادب کمایا مرشد بیڑی تاری

(قاسم اقبال جلالی)

حوالہ جات وحواشی

۱. https://en.wikipedia.org/wiki/Muslim_Teli
۲. **سیرتِ محبوب العارفین**، غیر مطبوعہ، ص ۱۱-۱۳
۳. https://en.wikipedia.org/wiki/Jalesar
۴. **سیرتِ محبوب العارفین**، غیر مطبوعہ، ص ۱۴
۵. ایضاً، ص ۱۵
۶. ایضاً، ص ۱۸-۱۹
۷. ایضاً، ص ۲۰
۸. ایضاً، ص ۲۳-۲۴
۹. اپنی ولادت کے متعلق ابتداً آپ نے فرمایا کہ جمادی الاول کا مہینہ، ۱۹۳۴ء تھا. پھر ارشاد ہوا کہ منگل کا دن تھا اور تقریباً جمادی الاول کا درمیان تھا. ان اشارات کی روشنی میں ۱۱ اور ۱۸ جمادی الاول کی تاریخ نکلی. جب یہ دونوں تواریخ سرکار کو پیش کی گئیں تو آپ نے فرمایا کہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ درست ہے.
۱۰. **سیرتِ محبوب العارفین**، غیر مطبوعہ، ص ۲۴
۱۱. ایضاً، ص ۲۷، ۴۴
۱۲. محمد محبوب علی شاہ، خواجہ صوفی، **مکالمہ از راقم**، میاں چنوں، ۱۰ اپریل ۲۰۱۵ء
۱۳. سائرہ بانو پیرزادی، **مکالمہ از راقم**، قصبہ گجرات، ۷ اپریل ۲۰۱۵ء
۱۴. محمد محبوب علی شاہ، ۲۹ جولائی ۲۰۱۵ء
۱۵. یہ مکمل خط راقم کے پاس محفوظ ہے، ان شاءاللہ تعلیقات وحواشی کے ساتھ منفصل سوانح عمری: **جلوہ محبوب** میں شامل کیا جائے گا.
۱۶. **سیرتِ محبوب العارفین**، غیر مطبوعہ، ص ۵۴-۵۵
۱۷. محمد محبوب علی شاہ، ۳۰ جولائی ۲۰۱۵ء
۱۸. محمد محبوب علی شاہ، ۱۰ اپریل ۲۰۱۵ء
۱۹. **سیرتِ محبوب العارفین**، غیر مطبوعہ، ص ۶۰-۶۱
۲۰. محمد محبوب علی شاہ، ۳۰ جولائی ۲۰۱۵ء
۲۱. اس شجرہ طریقت میں سلطان الاولیا خواجہ صوفی محمد حسن شاہ سے لے کر شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی تک بزرگان کے درست اسمائے گرامی لکھنے کے لیے محترم حسن نواز شاہ صاحب کی تالیف **تذکارِ شاہ امین** (مطبوعہ: مارچ ۲۰۱۴ء، ص ۲۲۱-۲۲۲) سے مدد لی گئی ہے. دیگر بزرگان کے اسمائے گرامی شجرہ طیبہ (ص ۵-۷) سے لیے گئے ہیں.

۲۲. **محمد** محبوب علی شاہ، ۱۰ اپریل ۲۰۱۵ء

۲۳. شبیر علی شاہ، صوفی **محمد**، **مکالمہ از راقم**، اسلام آباد، ۱۲ فروری ۲۰۱۶ء

۲۴. **محمد** محبوب علی شاہ، ۱۰ فروری ۲۰۱۵ء

۲۵. راول پنڈی میں سرکار نے یہ پوری منقبت خود پڑھی، جسے محترم **محمد** سلمان محبوبی نے اپنے موبائل میں محفوظ کرلیا، ان کی مہربانی سے وہ ریکارڈنگ راقم الحروف کے پاس بھی محفوظ ہے

۲۶. **محمد** محبوب علی شاہ، ۳۰ جولائی ۲۰۱۵ء

۲۷. سعید علی شاہ، صوفی **محمد**، **مکالمہ از راقم**، میاں چنوں، ۳۰ جولائی ۲۰۱۵ء

۲۸. **محمد** محبّ علی شاہ، صاحب زادہ صوفی، **ٹیلی فونک مکالمہ از راقم**، میاں چنوں، ۵ مارچ ۲۰۱۶ء

الحمد اللہ سرکار کی حیات مبارکہ پر مفصل کتاب تیار کی جارہی ہے

جلوۂ محبوب

آسمان ولایت کے ایک روشن اور چمکتے ستارے

حاجی خواجہ صوفی محمد محبوب علی شاہ جلیسری ہرجائی

کے احوالِ حیات، تعلیمات وافکاراور صاحب زادگانِ کرام وخلفاے عظام کا تذکرہ

تمام متوسلین، مریدین، خلفاے کرام اوراحباب سے گزارش ہے کہ جس کسی کے پاس بھی سرکار کے متعلق معلومات موجود ہیں، ازراہ کرم وہ ہم تک پہنچائیں تاکہ اس مفصل کتاب کو بہتر انداز میں ترتیب دیا جاسکے. جزاک اللہ

براے رابطہ: **حسیب احمد محبوبی**

موبائل نمبر: 0315-3311157/0331-5089075

پتا: فلیٹ نمبر ۱۰، بلاک نمبر ۵۹، کیٹگری V-، سیکٹر I-9/4، اسلام آباد

ای میل: haseebahmed10773@gmail.com



حضرت خواجہ حاجی صوفی محمد محبوب علی لعل شاہ قدس سرہ العزیز